افضل حق قرشی

انیسویں صدی میں صوبہ سرحد کی صحافت

اکثر محققین کے نزدیک صوبہ سرحد میں صحافت کا آغاز ۱۸۸۸ء میں اس وقت ہوا، جب پشاور سے "پیامِ حق" نام کے ایک مذہبی رسالے کا اجرا ہوا تھا۔[۱] لیکن یہ رسالہ قلمی تھا۔ مدیر اپنے قلم سے بیس تیس کاپیاں لکھتے اور بعد ازاں اُنھیں تقسیم کر دیتے تھے۔ مطبوعہ صحافت کا آغاز ۱۸۹۲ء سے بتایا جاتا ہے، جب "حمایت اسلام" نامی ایک ماہنامے کا اجرا ہوا۔[۲]

یہ خیال درست نہیں۔ صوبہ سرحد میں صحافت کا آغاز ۱۸۵۴ء میں ہوا تھا، اخبار مطبع مرتضائی سرحد کا پہلا اخبار تھا۔

اخبار مطبع مرتضائی

مطبع مرتضائی ۱۸۵۴ء میں پشاور میں قائم ہوا۔ مندرجہ ذیل شعر سے اس کے سال اجرا کا پتہ چلتا ہے۔

ہمیشہ فضل اس کا ہے سن و سال
یہی مرتضائی کے ہے حسب حال

۱۶۔ اپریل ۱۸۵۴ء کو "اخبار مطبع مرتضائی" کا اجرا ہوا۔[۳] یہ اردو اخبار تھا۔ اس کے مالک و مدیر حاجی علی کرم شیرازی تھے جو ایران کے رہنے والے تھے اور پشاور چلے آئے تھے۔

۱۔ فارغ بخاری، اردو ادب، جلد سوم ادبیات سرحد (پشاور: نیا مکتبہ، ۱۹۵۵ء)، ص: ۲۷۲؛

Abdul Haq Ahqar Sarhadi, "Journalism in N.W.F.P. in the light of history" (paper presented at the 17th Pakistan History conference, Karachi, February 1977), p.3

۲۔ ایضاً

۳۔ افضل حق قرشی، "صوبہ سرحد کا پہلا اردو اخبار، اخبار مطبع مرتضائی پشاور"، "المعارف" خصوصی شمارہ ۴ (مارچ۔ اپریل ۱۹۸۶ء)، ص: ۱۱۸

یہ ہفتہ وار اخبار تھا۔ شروع میں ہر اتوار کو شائع ہوتا تھا لیکن ۱۸۵۶ء سے ہر سوموار کو شائع ہونے لگا۔ اخبار ۱۲ × ۸ انچ کے بارہ صفحات پر مشتمل تھا۔ صفحات کے نمبر پورے سال کے لیے مسلسل لگائے جاتے تھے۔ پیشگی سالانہ چندہ ۹ روپے، پیشگی ششماہی ۶ روپے اور پیشگی ماہوار ایک روپیہ چار آنے تھا۔ اخبار کا نام کبھی "مطبع مرتضائی پشاور" کبھی "اخبار مطبع مرتضائی پشاور" اور کبھی پھر "مطبع مرتضائی پشاور" چھپتا رہا۔

اخبار میں باقاعدہ اداریے تو نہ ہوتے تھے البتہ کہیں کہیں خبروں کے ساتھ ہی ان پر بحث و تنقید ہوتی تھی اور کہیں کسی اہم واقعے پر تبصرہ شامل ہوتا تھا۔ اردو اور انگریزی اخبارات سے لی ہوئی چند عالمی خبریں، صوبائی اور مقامی خبریں اور بعض اوقات نظمیں اور غزلیں شائع ہوتی تھیں۔ ہر خبر کا ایک عنوان ہوتا تھا۔ مثلاً خبرِ روم و روس، خبرِ لکھنؤ، خبرِ طوفان وغیرہ۔

اس کے خریداروں میں معروف عیسائی پادری فنڈر، نواب یوسف علی خان والیٔ رام پور اور چیف کمشنر پنجاب کے نام خاصے نمایاں ہیں۔ اخبار نہ صرف پشاور بلکہ دور دراز مقامات لاہور، دوآبہ، رام پور، شاہجہان آباد تک پڑھا جاتا تھا۔

۱۸۵۷ء کے دوران مدیر کو باغیانہ مواد کی اشاعت پر جیل بھیج دیا گیا اور اخبار کی اشاعت بند ہوگئی۔ باغیانہ مواد اس کے ۱۹۔مئی ۱۸۵۷ء کے شمارے میں "ایک غلط اور اشتعال انگیز" رپورٹ تھی، جس میں لکھا گیا تھا کہ قلات غلزئی رجمنٹ نے بیرونی چوکیوں پر اپنے افسروں کو قتل کر دیا ہے۔ یوں لگتا ہے کہ ۱۹۔مئی ۱۸۵۷ء کا شمارہ اس اخبار کا آخری شمارہ تھا۔ اس کی اشاعت کے ساتھ ہی مدیر کو جیل بھیج دیا گیا اور اس طرح اخبار کی اشاعت بند ہوگئی۔

خوش بہار

اس کا اجرا نومبر ۱۸۵۴ء میں پشاور سے ہوا[۵۴] یہ اردو اخبار تھا[۵۵] دورانیہ، مالک، مدیر اور مطبع کے متعلق معلومات دستیاب نہیں۔

---

۵۴ سید محمد اشرف نقوی، اختر شہنشاہی (لکھنؤ: اختر پریس، ۱۸۸۸ء) ص ۱۱۶؛ ڈاکٹر عبدالسلام خورشید نے سال اجرا ۱۸۵۷ء تحریر کیا ہے۔ عبدالسلام خورشید، صحافت پاکستان و ہند میں (لاہور مجلس ترقی ادب، ۱۹۶۳ء) ص ۱۲۴

۵۵ محمد عتیق صدیقی، ہندوستانی اخبار نویسی، کمپنی کے عہد میں (علی گڑھ: انجمن ترقی اردو ہند، ۱۹۵۷ء) ص ۴۵۶

اخبار طبابت

یہ طبی ماہنامہ پشاور سے جاری ہوا ۔ ڈاکٹر عبدالسلام خورشید کے خیال کے مطابق یہ ۱۸۵۷ء سے قبل کی صحافت کے ذیل میں آتا ہے [۶] لیکن ایک دوسرے مقام پر اس بارے میں وہ غیر یقینی کا اظہار بھی کرتے ہیں [۷] امداد صابری نے اس کا سن اجرا ۱۸۶۱ء تحریر کیا ہے [۸] اخبار طبابت کا اوّلین ذکر ہمیں گارسیں دتاسی کے خطبات میں ملتا ہے ۔ اپنے دسویں خطبے بابت ۷ر فروری ۱۸۶۱ء میں وہ اس کا تذکرہ ان الفاظ میں کرتے ہیں :

"پشاور میں ایک طبی ماہوار رسالہ جاری ہوا ہے ۔ اس کا نام اخبار طبابت ہے" [۹]

نواں خطبہ ۵ر مئی ۱۸۵۹ء کو دیا گیا تھا ۔ یہ ماہنامہ ۱۸۵۹ء اور ۱۸۶۰ء کے دوران شائع ہوا ہوگا ۔ رسالے کا مقصد دتاسی کے بقول یہ تھا :

"ہندو وید اور مسلمان حکیموں کے لیے چاہے وہ اپنا نج کا کام کرتے ہوں یا انگریزی حکومت میں ملازم ہوں ، تبادلۂ خیالات کا ایک ذریعہ بہم پہنچایا جائے ، اور طبابت اور جراحت کی معلومات میں اضافہ کیا جائے ۔ اس لیے کہ یورپی نقطۂ نظر سے ان کا علم بہت پستی کی حالت میں ہے ۔" [۱۰]

فارسی اخبار

اس کا اجرا ۱۸۷۲ء میں پشاور سے ہوا ۔ منشی محمد صادق پشاوری اس کے مہتمم تھے ۔ [۱۱]

محکمہ میگزین

گارسیں دتاسی اپنے مقالے " ہندوستان زبان و ادب ، ۱۸۷۷ء میں " تحریر کرتے ہیں ؛

---

۶ عبدالسلام خورشید ، صحافت پاکستان و ہند میں (لاہور : مجلس ترقی ادب ، ۱۹۶۳ء) ، ص : ۱۲۴

۷ ایضاً ص : ۱۴۴

۸ امداد صابری ، تاریخ صحافت اردو جلد دوم (کلکتہ : حسن زمان [س ۔ ن]) ، ص : ۱۷۹

۹ گارساں دتاسی ، خطبات گارساں دتاسی (اورنگ آباد دکن : انجمن ترقی اردو ، ۱۹۳۵ء) ، ص : ۲۷۵

۱۰ ایضاً

۱۱ سید محمد اشرف نقوی ، اختر شہنشاہی (لکھنؤ : اختر پریس ، ۱۸۸۸ء) ، ص : ۱۸۲

"پچھلے سال ہندوستان میں جتنے اخبار شائع ہوئے تھے، ان کا گوشوارہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔" [۱۲]

آگے چل کر مزید لکھتے ہیں :

"بعض نئے ہندوستانی اخبارات کے نام چھوٹ گئے تھے، جنھیں میں اب درج کرتا ہوں۔" [۱۳]

اسی کے ذیل میں " محکمہ میگزین" کا تذکرہ ملتا ہے۔ اور یہ اطلاع بھی کہ یہ پشاور سے شائع ہوتا تھا۔

انجمن اخبار

اس کا اجرا ۱۸۸۰ء میں پشاور سے ہوا۔ یہ ہفتہ وار فارسی اخبار تھا اور مطبع شریفی پشاور میں چھپتا تھا۔[۱۴] رپورٹ مجموعی انتظام ممالک پنجاب وغیرہ بابت ۱۸۸۲ - ۱۸۸۳ء سے یہ اطلاع ملتی ہے کہ " انجمن پشاور" نامی ایک فارسی ہفت روزہ پشاور سے شائع ہوتا تھا۔[۱۵] یہ غالباً وہی ہفت روزہ ہے جس کا اجرا ۱۸۸۰ء میں ہوا تھا اور جس کا نام " انجمن اخبار" تھا ۔

یہ انجمن پشاور کا ترجمان تھا ۔ انجمن پشاور ۱۸۶۰ء میں قائم ہوئی۔[۱۶] رپورٹ مجموعی انتظام ممالک پنجاب وغیرہ بابت ۱۸۸۲ - ۱۸۸۳ء میں اس کے بارے میں یہ معلومات ملتی ہیں :

---

[۱۲] گارساں دتاسی، مقالات گارساں دتاسی ج دوم (دہلی: انجمن ترقی اردو، ۱۹۴۳ء)، ص: ۳۴۷

[۱۳] ایضاً، ص: ۳۴۸ ؛ اجمل ملک نے دتاسی کے حوالے سے اسے جنگ آزادی کے لگ بھگ شائع ہونے والا رسالہ تحریر کیا ہے ۔ جو دتاسی کی تحریر کی روشنی میں درست نہیں۔ اجمل ملک، صحافت صوبہ سرحد میں (لاہور: قومی پبلشرز، ۱۹۸۰ء) ، ص: ۲۴

[۱۴] رپورٹ مجموعی انتظام ممالک پنجاب وغیرہ بابت ۱۸۸۰ء - ۱۸۸۱ء (لاہور: مطبع آفتاب پنجاب، ۱۸۸۲ء)، ص: ۳۹۶

[۱۵] رپورٹ مجموعی انتظام ممالک پنجاب وغیرہ بابت ۱۸۸۲ - ۱۸۸۳ء (لاہور: پنجاب گورنمنٹ پریس، ۱۸۸۴ء) ص: ۶۲۶

[۱۶] Report on the Administration of the Punjab and its dependencies for 1889-90, Lahore: Statistical table No.63, p.CL

(باقی حاشیہ اگلے صفحے پر)

" اس ضلع میں صرف یہی انجمن ہے ۔ کچھ برس گزرے ہیں کہ اس انجمن کو پادری ٹی ۔ پی ۔ ہیوز صاحب نے جو اس کا پریذیڈنٹ ہے قائم کیا تھا ۔ اور قاضی طلا محمد[۱۷] اس کا سیکرٹری ہے "[۱۸]

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۴) گارسیں دتاسی نے " انجمن پشاور " کا ذکر ۱۸۷۲ء میں کیا ہے ۔ وہ تحریر کرتے ہیں :

" ۱۸۷۲ء میں ادبی انجمنوں کی تعداد اور بھی زیادہ بڑھ گئی ہے ۔ خصوصیت سے پشاور اور جالندھر کی انجمنوں کا ذکر کروں گا " گارساں دتاسی ، مقالات گارساں دتاسی ج ، اول (دہلی : انجمن ترقی اردو ہند ، ۱۹۴۳ء) ، ص : ۳۷۷

۱۷ـ " قاضی طلا محمد (۱۲۱۴ھ ـ ۱۲۹۷ھ) خاندان قاضی خیلان ، رؤسائے پشاور اور اولاد قاضی عبدالکریم خاں سے ہے ۔ علوم عربی ، فارسی ، انگریزی میں اچھا ماہر ہے ۔ شعر و سخن کی طرف اس کا زیادہ خیال اور حلیم الطبع ، سلیم المزاج ، سادہ وضع ہے ۔ اس کی تالیف کردہ کتب یہ ہیں :

دیوان فارسی

دیوان عربی

جواہر النغز

سَلْوَۃُ التحریر فی ترجمۃ التحریر

نفحۃُ المسک

تسلیۃُ العقُول فی تخطئۃِ الفُضُول

سَلْوۃ الکئیب بمن لا یحضُرہ الحبیب

قصیدہ بائیہ در عمل بالحدیث "

گوپال داس ، تاریخ پشاور (لاہور : مطبع کوہ نور ، [س ـ ن]) ، ص ۷۰۹

۱۸ـ رپورٹ مجموعی انتظام ممالک پنجاب وغیرہ بابت ۱۸۸۲ ـ ۱۸۸۳ء (لاہور ، پنجاب گورنمنٹ پریس ، ۱۸۸۴ء) ، ص : ۶۴۰

انجمن پشاور کے قیام اور اس کے مقاصد کے بارے میں Report on the Administration of the Punjab میں یہ لکھا ہے:

"چرچ مشن ہائی سکول کے ضمن میں قائم ہوئی۔ اس کے مقاصد تمام علوم کی ترقی اور سیاسی، سماجی اور مذہبی معاملات میں بحث و مذاکرہ ہیں۔"[۱۹]

اجمل ملک نے عبدالودود قمر اور ڈاکٹر عبدالسلام خورشید کے بیانات کی تردید کرتے ہوئے جیرالڈ بیرئیر کے حوالے سے یہ ثابت کیا ہے کہ ان دونوں کو تسامح ہوا ہے اور یہ کہ رسالے کا نام انجمن پشاور تھا اور یہ فارسی ہفت روزہ تھا۔[۲۰]

عبدالودود قمر نے یہ تحریر کیا ہے کہ انجمن نام کا رسالہ ۱۸۵۷ء میں مشن کی طرف سے شروع ہوا اور ۱۸۷۸ء میں بند ہو گیا۔[۲۱] بظاہر اس بیان میں کوئی غلطی نظر نہیں آتی۔ اس لیے اس کا اجرا "انجمن پشاور" کے قیام سے قبل کا بتایا گیا ہے اور اجمل ملک جس رسالے کا ذکر کر رہے ہیں، وہ انجمن پشاور کا ترجمان تھا۔ ڈاکٹر عبدالسلام خورشید نے اپنی کتاب "صحافت پاکستان و ہند میں" کے باب "اخبار انجمن پنجاب" کے ذیل میں "دوسرے جماعتی اخبار اور رسالے" کے عنوان کے تحت "اختر شہنشاہی" کے حوالے سے تحریر کیا ہے کہ:

"رسالہ انجمن پشاور: ۱۸۸۳ء میں اجرا ہوا۔ سالانہ نکلتا تھا۔"[۲۲]

اختر شہنشاہی میں "انجمن پشاور" کے عنوان کے تحت فارسی ہفت روزے کا ذکر نہیں بلکہ سالانہ روئداد کا تذکرہ ہے۔ مولف اختر شہنشاہی لکھتے ہیں:

انجمن پشاور

"پشاور، ۱۲۔ ورق خورد، سالانہ روئداد، مطبع شریفی، میاں محمد شریف میں طبع

---

[۱۹] Report on the Administration of the Punjab and its dependencies for 1889-90, Lahore: Statistical table No.63, p.CL

[۲۰] اجمل ملک، صحافت صوبہ سرحد میں (لاہور: قومی پبلشرز، ۱۹۸۰ء)، ص: ۳۵۔

[۲۱] عبدالودود قمر، "صوبہ سرحد میں صحافت"، جمہور (مارچ ۱۹۷۵ء)، بحوالہ اجمل ملک محولہ بالا۔

[۲۲] عبدالسلام خورشید، صحافت پاکستان و ہند میں (لاہور: مجلس ترقی ادب، ۱۹۶۳ء)، ص: ۲۶۸

ہوتی ہے۔ کاتب محمد عظیم سارجنٹ بمکان شاہزادہ سلطان ابراہیم صاحب بہادر
اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر، منشی حسین بخش صاحب سپرنٹنڈنٹ ضلع میرمنشی انجمن
۲۶۔ ذیقعدہ ۱۳۰۰ھ۔ ۱۸۸۲ء" [23]

اخبار انجمن پشاور

یہ اردو ہفت روزہ ۱۸۸۱ء میں پشاور سے جاری ہوا[24]۔ یہ "انجمن پشاور" کا ترجمان تھا[25]۔ ہر جمعے کو مطبع شریفی پشاور سے چھپ کر شائع ہوتا تھا۔ یوں لگتا ہے کہ مطبع شریفی کے مالک محمد شریف ہی اس اخبار کے مالک تھے۔ اس کا اظہار اخبار میں شائع شدہ مندرجہ ذیل اشتہار سے ہوتا ہے:

"یہ اخبار صادق الاظہار بروز ہر جمعہ چھپ کر خدمات ناظرین میں بھیجا جاتا ہے جن صاحبوں کو شوق خریداری ہو بندہ محمد شریف مالک مطبع سے طلب فرمالیا کریں باداء فیس"[26]

اخبار ۱۲ × ۹۔ انچ کے چار صفحات پر مشتمل ہوتا تھا۔ صفحات کے نمبر پورے سال کے لیے مسلسل لگائے جاتے تھے۔ اخبار کی شرح قیمت مندرجہ ذیل تھی:

پیشگی	فی پرچہ	۳ پائی
	ماہوار	ایک آنہ

---

[23] سید محمد اشرف نقوی، اختر شہنشاہی (لکھنؤ: اختر پریس، ۱۸۸۸ء)، ص: ۴۷
[24] میرے ہاں اخبار انجمن پشاور کا ۱۳۔ جولائی ۱۸۸۳ء کا ایک شمارہ محفوظ ہے۔ اس پر جلد ۳ نمبر ۲۹ چھپا ہے۔ اس کی ہفت روزہ اشاعت کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ ۱۸۸۱ء میں جاری ہوا۔
[25] رپورٹ مجموعی انتظام ممالک پنجاب وغیرہ بابت ۱۸۸۲۔۱۸۸۳ء میں انجمن پشاور کے تحت یہ درج ہے: "اس انجمن کی جانب سے ایک اخبار شائع ہوتا ہے جس کو اخبار انجمن پشاور کہتے ہیں"۔ رپورٹ مجموعی انتظام ممالک پنجاب وغیرہ بابت ۱۸۸۲۔۱۸۸۳ء (لاہور: پنجاب گورنمنٹ پریس، ۱۸۸۴ء)، ص: ۶۴۰۔
[26] اخبار انجمن پشاور، ۱۳ر جولائی ۱۸۸۳ء

پیشگی	سہ ماہی	۳ آنے ۳ پائی
	ششماہی	۶ آنے ۶ پائی
	سالانہ	۱۳ آنے
مابعد	فی پرچہ	۶ پائی
	ماہوار	۲ آنے
	سہ ماہی	۶ آنے ۳ پائی
	ششماہی	۱۱ آنے ۶ پائی
	سالانہ	ایک روپیہ دس آنے

اخبار میں باقاعدہ اداریے نہیں ہوتے تھے۔ اردو اور انگریزی اخبارات سے لی ہوئی چند عالمی خبریں، کچھ مقامی خبریں اور اشتہار درج اخبار ہوتے تھے۔ عنوانات اس طرح کے ہوا کرتے تھے۔ مثلاً "کوہاٹ" اس کے تحت ذبیحہ گاؤ پر ہندو سکھ فساد کی خبر درج ہے۔ "تجویزات جلسۂ عام کمیٹی" کے تحت کمیٹی کے اجلاس منعقدہ ۹۔ جولائی ۱۸۸۳ء کی روئداد ۲ صفحات پر مشتمل شائع ہوئی ہے۔ یہ بوصولی اجرت شائع کی جاتی تھی۔ "از اخبارات" کے عنوان کے تحت ملکی اخبارات سے خبروں کا انتخابات درج کیا جاتا تھا، ایسے اخباروں میں "نور افشاں" اور "دبدبۂ سکندری" کے نام ملتے ہیں۔ اشتہارات بھی شائع ہوتے تھے۔ ان میں پشاور فرانٹیئر بنک اور سبز چائے کے ایک تاجر کے اشتہار ہیں۔

اجرت طبع اشتہار و دیگر مضامین فی سطر ۲ آنے، فی کالم ایک روپیہ اور فی صفحہ ۲ روپیہ تھی۔ ایک بار سے زیادہ چھپوانے پر نصف قیمت لی جاتی تھی۔

فرانٹیئر میگزین

یہ ماہوار رسالہ یکم اپریل ۱۸۸۵ء سے جاری ہوتا تھا۔ اس کا ذکر روئداد اجلاس خاص انجمن ہزارہ[۲۷] منعقدہ

---

۲۷ "انجمن ہزارہ" ۱۰۔ اکتوبر ۱۸۷۵ء کو قائم ہوئی۔ رپورٹ مجموعی انتظام ممالک پنجاب وغیرہ میں اس کے بارے میں مندرجہ ذیل معلومات ملتی ہیں: "اس ضلع میں صرف یہی انجمن ہے اور اس کی اغراض وہ ہیں جو انجمن پنجاب کی ہیں۔ راجہ جہانداد خاں پریذیڈنٹ اور نجف علی سیکرٹری ہیں۔"
رپورٹ مجموعی انتظام ممالک پنجاب وغیرہ بابت ۱۸۸۲۔۱۸۸۳ء (لاہور: پنجاب گورنمنٹ پریس ۱۸۸۴ء) ص: ۶۴

۱۹-جنوری ۱۸۸۵ء میں ملتا ہے۔ سید عمران شاہ تحریر کرتے ہیں:

" لالہ روپ لعل مالک خوشروپ پریس کی درخواست واسطے اجرائے اخبار کے پیش ہوئی جس میں انھوں نے انجمن کی ایڈیٹری قبول کرنے کی شرط پر جمیع اخراجات کا ذمہ اُٹھایا ہے اور پراسپکٹس بغرض اشاعت طلب کیا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

اس پر جنرل سیکرٹری نے ایک مختصر مگر پُر تاثیر تقریر میں اخبار کے فوائد اور ان میں مدد دینے کی ضرورت کو ثابت کیا اور ساتھ ہی یہ بیان فرمایا کہ جو مشن انجمن سے باہر گیا تھا، جہاں جہاں انھوں نے اس کا تذکرہ کیا ہے وہاں پر سب لوگ اس اخبار کی مدد کے لیے تیار اور ہر طرح اس کے اجرا میں خوش ہیں۔ ۔ ۔ ۔ قرار پایا کہ یہ اخبار ماہواری بنام فرنٹیئر میگزین یکم اپریل ۱۸۸۵ء سے جاری کیا جائے تاکہ اس عرصے میں مختلف مقامات سے اس کی امداد کے لیے درخواستیں پہنچ جائیں"۔ [۲۸]

بھارتی رسالہ[۲۹]

یہ اردو ماہنامہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں سے شائع ہوتا تھا۔ اس میں سیاسی اور عمومی خبریں درج ہوتی تھیں[۳۰] اور حالات واقعات پر تبصرے شامل ہوتے تھے۔ اس کا اول ذکر ہمیں

Selections from the Vernacular Newspapers published in the Punjab.

میں ملتا ہے۔ اس کی ۶- اکتوبر ۱۸۸۸ء کی اشاعت میں بھارتی رسالے کے اگست ۱۸۸۸ء کے شمارے سے انڈین نیشنل کانگرس کے بارے میں رائے نقل کی گئی ہے۔ اس کی اشاعت تین سو تھی۔ یہ غالباً بھارتی سبھا کا ترجمان تھا جو ۱۸۸۲ء میں قائم ہوئی تھی اور جس کے مقاصد تعلیمی، سماجی اور عمومی ترقی تھے۔[۳۱]

---

[۲۸] روئداد اجلاس خاص انجمن ہزارہ منعقدہ ۱۹-جنوری ۱۸۸۵ء، 'رہبر ہند' ۲- فروری ۱۸۸۵ء، ص ۴

[۲۹] اجمل ملک نے رسالے کا نام " بھرتاری رسالہ" اور سن اجرا ۱۸۸۹ء تحریر کیا ہے۔ اجمل ملک، 'صحافت صوبہ سرحد میں (لاہور: قومی پبلشرز، ۱۹۸۰ء)' ص۔ ۳۶

[۳۰] Report on the Administration of the Punjab and its dependencies for 1889-90, Lahore: Statistical table No.63, p.CL

[۳۱] ایضاً

انجمن حمایت اسلام

اس رسالے کا اجرا ۱۸۹۲ء میں پشاور سے ہوا۔ یہ انجمن حمایت اسلام لاہور کی پشاور شاخ کے زیر اہتمام شائع ہوتا تھا۔ اس کے دورانیہ کے بارے میں مختلف آرا پائی جاتی ہیں۔ عبدالودود قمر کے مطابق یہ ماہنامہ تھا[۳۲] جب کہ فارغ بخاری اسے ہفتہ وار[۳۳] تحریر کرتے ہیں۔ ہمارے خیال میں اس کا ماہنامہ ہونا زیادہ قرین قیاس ہے کیونکہ انجمن حمایت اسلام لاہور کے زیر اہتمام شائع ہونے والا رسالہ بھی ماہنامہ تھا۔ یہ رسالہ پشاور میں مرتب ہو کر لاہور میں چھپتا تھا۔

ہردلعزیز

یہ اردو ہفت روزہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں سنت پریس سے چھپ کر شائع ہوتا تھا۔ اس کا اول ذکر ہمیں Annual Report on the Vernacular Press of the Punjab for the year 1898 میں ملتا ہے۔ اس کے مالک سنت پرابھودیال تھے جو ۱۸۸۰ء تک سرکاری ملازمت میں بحیثیت جرمانہ محرر رہے۔ بعد ازاں ریاست جموں وکشمیر میں وکیل رہے۔ شروع میں کوئی مدیر نہ تھا۔ مالک ہی ادارت کرتے تھے۔ اس کی اشاعت ۶۵ تھی[۳۴] یہ رسالہ ۱۹۰۰ء میں بند ہوگیا تھا۔ اس وقت یہ پندرہ روزہ تھا اور اس کی اشاعت ۴۰۰ تھی[۳۵] ۱۹۰۰ء میں برج لال نامی ایک غیر معروف شخص اس کے مدیر تھے۔

Alphabetical Statement of Vernacular Newspaper and Periodicals published in the Punjab during the year 1900. کے مطابق حکومت کے ضمن میں رسالے کا لہجہ مؤدب، سیاسیات سے کوئی واسطہ نہیں۔ مدیر کم تعلیم یافتہ شخص ہے۔ عمومی طور پر دوسرے رسائل سے خبریں اور مضامین نقل کیے جاتے ہیں، خاص

۳۲ عبدالودود قمر، "صوبہ سرحد میں صحافت"، جمہور (مارچ ۱۹۷۵) بحوالہ اجمل ملک، صحافت صوبہ سرحد میں (لاہور: قومی پبلشرز، ۱۹۸۰) ص: ۳۶

۳۳ فارغ بخاری، اردو ادب، جلد سوم ادبیات سرحد (پشاور: نیا مکتبہ، ۱۹۵۵ء) ص: ۲۰۷

۳۴ Annual Report on the Vernacular Press of the Punjab for the year 1898, p 111

۳۵ Alphabetical Statement of Vernacular Newspaper and Periodicals published in the Punjab during the year 1900. p.12

طور پر ان سے جو نیشنل کانگرس کے حلیف ہیں۔ اس کا اچھا یا برا کوئی اثر نہیں۔ کاروباری مالی حالت مایوس کن، یہ زیادہ دیر چلتا نظر نہیں آتا۔[۳۶]

دولت ہند

یہ اردو ہفت روزہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں جگدیش پریس سے چھپ کر شائع ہوتا تھا۔ اس کے اجرا کے بارے میں مختلف آرا پائی جاتی ہیں۔ جیرالڈ بیریئر کے مطابق یہ ۱۹۰۱ء میں شائع ہوا۔[۳۷] اجمل ملک نے ڈاکٹر لعل بہا کے ایک مقالے کے حوالے سے یہ تحریر کیا ہے کہ:

"ڈاکٹر لعل بہا کے مطابق دولت ہند ڈیرہ اسمٰعیل خان سے ۱۹۰۲۔۱۹۰۳ء میں شائع ہوا۔"[۳۸]

یہ درست نہیں۔ ڈاکٹر لعل بہا نے صوبہ سرحد کی انتظامی رپورٹ کے حوالے سے یہ تحریر کیا ہے کہ:

"۱۹۰۲۔۱۹۰۳ء میں صوبہ سرحد میں تین دیسی اخبارات تھے۔ ایک تحفۂ سرحد بنوں، دوسرے دولت ہند اور فرنٹیئر گزٹ ڈیرہ اسماعیل خان۔"[۳۹]

اس میں اجرا کا نہیں، موجودگی کا ذکر ہے۔ یہ ہفت روزہ ۱۹۰۰ء میں جاری ہوا تھا۔[۴۰] اس کی اشاعت ۲۵۰ تھی۔

ہفت روزہ کے مالک اور مدیر ٹھل رام تھے، سرکاری رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ان کے والد گنگا رام، ڈیرہ اسماعیل خان کے ضلعی دفتر میں محرر تھے اور والد کی طرح ٹھل رام کا بھی معاشرے میں کوئی مقام نہیں ہے۔ وہ کوشاں تھا کہ اعتبار و منزلت حاصل کرے، لیکن ضلع میں اسے حقارت

۳۶۔ ایضاً

۳۷۔ بحوالہ اجمل ملک، صحافت صوبہ سرحد میں (لاہور: قومی پبلشرز، ۱۹۸۰ء)، ص: ۴۱

۳۸۔ ایضاً

۳۹۔ Lal Baha, Press in the N.W.F.P.(1900-1930), Journalism 4:1 (1978) P.2.

۴۰۔ Alphabetical Statement of Vernacular Newspaper and Periodicals published in the Punjab during the year 1900. p.10-11

کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ رسالے کے بارے میں یہ تحریر ہے کہ اس کا لہجہ غیر جانبدار نہ ہے۔ اس کا اپنا کوئی سیاسی مزاج نہیں، البتہ مالک کا تعلق نیشنل کانگرس سے ہے۔ رسالے کا دعوی ہے کہ وہ زمینداری ایسوسی ایشن (جس کا کوئی مسمہ وجود نہیں) کا ترجمان ہے۔ اچھا یا بُرا اس کا کوئی اثر نہیں۔ کاروباری مالی معاملات مایوس کن ہیں اور یہ زیادہ دیر تک چلتا نظر نہیں آتا۔[۴۱]

ڈاکٹر لعل بہا کے مطابق یہ ۱۹۰۵ - ۱۹۰۶ء میں بند ہوگیا تھا۔[۴۲]

تحفۂ سرحد

یہ اردو ہفت روزہ بنوں میں چرچ مشن پریس سے چھپ کر شائع ہوتا تھا۔ امداد صابری نے اس کی تاریخ اجرا جنوری ۱۸۹۷ء تحریر کی ہے۔[۴۳] لیکن سرکاری رپورٹ میں اس کا اجرا ۱۹۰۰ء میں بتایا گیا ہے۔[۴۴] اس کی اشاعت ۳۵۰ تھی۔

مالک چرچ مشنری سوسائٹی کے ڈاکٹر ٹی۔ ایل۔ پینل تھے اور پہلے مدیر ایک مقامی عیسائی مرزا علی شاہ ناصر تھے۔ پیارے لال شاکر بھی اس کے مدیر رہے ہیں۔[۴۵]

رسالے کا بنیادی مقصد عیسائیت کی تعلیمات کی اشاعت تھا۔ رپورٹ میں تحریر ہے کہ یہ فی الحال سیاسیات کے وسیع سوال کو نہیں چھیڑتا۔ البتہ تمام مقامی مسائل اور دلچسپیوں پر بحث کرتا ہے۔[۴۶]

۱۹۰۷ء میں ڈاکٹر پینل کا انتقال ہوگیا اور غالباً اس کے ساتھ ہی رسالے کی اشاعت بند ہوگئی۔[۴۷]

---

[۴۱] ایضاً

[۴۲] Lal Baha, opt cit.

[۴۳] امداد صابری، تاریخ صحافت اردو جلد سوم (کوٹہ راجستھان مولانا شاہ اسرار الحق، [۱۹۶۵ء]) ص ۶۱،۶۰

[۴۴] Alphabetical Statement of Vernacular Newspaper and Periodicals published in the Punjab during the year 1900. p.26-27

[۴۵] امداد صابری، محولہ بالا

[۴۶] ایضاً

[۴۷] Lal Baha, opt cit.

کتابیات

اردو

کتب

اجمل ملک: صحافت صوبہ سرحد میں۔ لاہور: قومی پبلشرز، ۱۹۸۰ء

امداد صابری: تاریخ صحافت اردو جلد دوم. کلکتہ: حسن زمان، [س۔ن]

" تاریخ صحافت اردو جلد سوم۔ کوٹہ راجستھان: مولانا شاہ اسرار الحق، [۱۹۶۵]

خورشید، عبدالسلام: صحافت پاکستان و ہند میں۔ لاہور: مجلس ترقی ادب، ۱۹۶۳ء

دتاسی، گارسیں: خطبات گارساں دتاسی۔ اورنگ آباد دکن: انجمن ترقی اردو۔ ۱۹۳۵ء

" مقالات گارساں دتاسی۔ دہلی: انجمن ترقی اردو ہند، ۱۹۴۳ء۔ ۲ ج

★ رپورٹ مجموعی انتظام ممالک پنجاب وغیرہ بابت ۱۸۸۰۔ ۱۸۸۱ء۔ لاہور: مطبع آفتاب پنجاب، ۱۸۸۲ء

★ رپورٹ مجموعی انتظام ممالک پنجاب وغیرہ بابت ۱۸۸۲۔ ۱۸۸۳ء۔ لاہور: پنجاب گورنمنٹ پریس، ۱۸۸۴ء

صدیقی، محمد عتیق: صوبہ شمالی و مغربی کے اخبارات و مطبوعات: ۱۸۴۸۔ ۱۸۵۳ء۔ علی گڑھ: انجمن ترقی اردو ہند، ۱۹۶۲ء

" ہندوستانی اخبار نویسی: کمپنی کے عہد میں۔ علی گڑھ: انجمن ترقی اردو ہند، ۱۹۵۷ء۔

فارغ بخاری: اردو ادب، جلد سوم ادبیات سرحد پشاور: نیا مکتبہ، ۱۹۵۵ء

گوپال داس: تاریخ پشاور۔ لاہور: مطبع کوہ نور، [س۔ن]

نقوی، سید محمد اشرف: اختر شہنشاہی۔ لکھنؤ: اختر پریس، ۱۸۸۸ء

انگریزی

Alphabetical Statement of vercacular Newspapers and Periodicals published in the Punjab during the year 1900.

Annual Report on the vernacular Press of the Punjab forthe year 1898.

Report on the Administration of the Punjab and its dependencies for 1889-90

اردو　　　اخبارات و رسائل

اخبار انجمن پشاور، ۱۸۸۳ء

رہبر ہند (لاہور)، ۱۸۸۵ء

المعارف (لاہور)، خصوصی شمارہ ۴، مارچ - اپریل ۱۹۸۶ء

انگریزی

Journalism (Lahore), 4:1 1978

Selections from the vernacular Newspapers publised in the Punjab, 1888.

غیر مطبوعہ

Ahqar Sarhadi, Abdul Haq, "Journalism in N.W.F.P. in the light of history". Paper presented at the [illegible] Pakistan History conference, Karachi, Feb.17, 19[illegible].